مولانا ابن بشیر حسینوی[1]

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور ان کی اہم کتب کا منہج

نام و نسب: ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبد اللہ بغدادی دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ پیدائش: ۳۰۶ھ[2]

دار قطنی کی وجہ تسمیہ: بغداد میں ایک محلہ تھا جس کا نام دارُ القطن تھا، وہاں کے رہائشی تھے اس کی وجہ سے اسی طرف منسوب ہوئے۔

اساتذہ: آپ نے اس قدر زیادہ شیوخ سے استفادہ کیا جن کا شمار ناممکن ہے، ان کے چند مشہور اساتذہ درج ذیل ہیں: ابو القاسم بغوی، ابو بکر بن ابو داود، یحییٰ بن صاعد، ابن قانع صاحبِ معجم الصحابہ، اور اسماعیل بن محمد الصفار وغیرہ

تلامذہ: ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر برقانی، امام حاکم صاحب المستدرک، خلال جوہری، تنوخی، عتیقی، قاضی ابو الطیب طبری اور حافظ عبد الغنی مقدسی وغیرہ

علمی سفر

آپ نو سال کے تھے کہ آپ نے علم حدیث حاصل کرنا شروع کر دیا تھا، آپ کے ساتھی یوسف القواس کہتے ہیں کہ جب ہم امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتے تو دار قطنی ہمارے پیچھے پیچھے ہوتے، ان کے ہاتھ میں روٹی ہوتی جس پر سالن رکھا ہوا ہوتا تھا۔ بعض دفعہ اگر ان کو کلاس میں نہ بیٹھنے دیا جاتا تو یہ باہر بیٹھ کر روتے...[3]

آپ نے فقہ شافعی اپنے استاد ابو سعید اصطخری سے پڑھی، اور باقاعدہ تعلیم امام بغوی سے

۱ مدیر جامعہ امام احمد بن حنبل اہل حدیث، قصور

۲ تاریخ بغداد ج ۱۲ص ۴۰، ۳۹ ترجمہ: ۶۴۰۴

۳ تذکرۃ الحفاظ ج ۳ص ۹۸۹، تاریخ دمشق: ج ۱۲/ ۲/ ۱/۲۴۱

حاصل کی۔ لوگوں کی آپ سے اُمیدیں وابستہ تھیں کہ آپ دار القطن کے قاری بنیں گے لیکن اللہ تعالی نے اُنھیں محدث بنادیا۔ آپ نے علم کے حصول کے لئے تمام علمی مراکز کا سفر کیا۔ جن میں سے کوفہ، بصرہ، واسط، تنیس، شام، مصر، خوزستان، مکہ اور مدینہ قابل ذکر ہیں۔

علمی مقام ومرتبہ: آپ کی امامت وثقاہت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ الحمدللہ

آپ کے شاگرد شیخ الاسلام ابو الطیب طاہر بن عبد اللہ طبری رحمہ اللہ علیہ نے آپ کو 'امیر المومنین فی الحدیث' کہا ہے۔[1] خطیب بغدادی آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

"وكان فريد عصره، وقريع دهره، ونسيج وحده، وإمام وقته، انتهى إليه علم الأثر والمعرفة بعلل الحديث وأسماء الرجال وأحوال الرواة مع الصدق والأمانة والفقه والعدالة وقبول الشهادة وصحة الاعتقاد وسلامة المذهب و الاضطلاع بعلوم سوى علم الحديث"[2]

"آپ یگانہ روزگار، یکتائے زمانہ، امامِ وقت اور نابغہ عصر شخصیت تھے۔ علوم حدیث، اور علل حدیث واسمائے رجال کے علوم آپ پر ختم ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں صدق وامانت، فقہ وعدالت، قبولِ شہادت، درستگی عقیدہ و منہج میں بلند مقام پر فائز تھے۔"

حافظ ذہبی نے کہا: "الإمام الحافظ المجوّد شيخ الإسلام، علّم الجهابذة، المقرئ، المحدّث "[3]

"آپ امام، حافظ، مجوّد، شیخ الاسلام اور نامور قاری ومحدث تھے۔ آپ نے اساطین فن کو پڑھایا۔"

ایک جگہ لکھتے ہیں: "بل كان سلفيًّا"[4] "بلکہ وہ سلفی تھے۔"

حافظ سخاوی نے کہا: "وبه ختم معرفة العلل "[5] "آپ پر علل کی معرفت ختم ہوگئی۔"

---

۱ تاریخ بغداد: ج ۱۲ ص ۳۶

۲ تاریخ بغداد: ج ۱۲ ص ۳۴

۳ سیر اعلام النبلاء: ج ۱۶ ص ۴۴۹

۴ السیر: ج ۱۶ ص ۴۵۷

۵ الاعلان بالتوبیخ: ۱۶۵

امام دار قطنی امام الجرح والتعدیل تھے۔ امام رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی زیادہ حافظہ عطا فرمایا تھا۔ اس بات کا صرف ایک واقعے سے اندازہ لگالیں۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے بڑی کتاب العِلَل ہے جو سولہ جلدوں میں مطبوع ہے۔ اس کتاب میں احادیث پر جرح و تعدیل کے اعتبار سے کلام ہے، یہ ساری کتاب آپ نے زبانی لکھوائی۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ میں نے امام برقانی سے پوچھا: کیا ابوالحسن دار قطنی اپنی کتاب العلل آپ کو زبانی لکھواتے تھے؟ تو انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔[1]

وفات: آپ بدھ ۸ ذوالحجہ ۳۸۵ھ کو فوت ہوئے اور باب الدیر کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔[2] اور آپ کی نمازِ جنازہ ابو حامد اسفرائینی الفقیہ نے پڑھائی۔[3]

امام دار قطنی کے تفصیلی حالات معلوم کرنے کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں:

تاریخ لابن ماکولا (ج ۱۲/ ص ۰۴)، تاریخ بغداد (ج ۱۲/ ص ۳۴)، الانساب للسمعانی (ج ۲/ ص ۴۳۸)، وفیات الاعیان (ج ۳/ ص ۲۹۷)، تذکرۃ الحفاظ (ج ۳/ ص ۹۹۱)، البدایۃ والنہایۃ (ج ۱۱/ ص ۳۱۷)، سیر اَعلام النبلاء (ج ۱۶/ ص ۴۴۹)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد محترم امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے ان عراقی راویوں کے متعلق لکھ کر سوالات کیے جن کے حالات اُنھیں بذاتِ خود معلوم نہیں ہو رہے تھے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر جرح و تعدیل کے لحاظ سے لکھ کر کلام کیا، پھر بعد میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بالمشافہ بھی سوال کیے۔ اور ان میں بعض وہ سوال و جواب بھی ہیں جو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی اور نے کیے لیکن امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ جواب کے وقت موجود تھے، ان تمام سوال و جواب کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دیا ہے۔ پہلے ان سوال و جواب کو لکھا ہے، پھر امام صاحب نے جواب دیے پھر کتاب کے آخر میں ان سوالات و جوابات کو درج کیا جو بالمشافہ سوال کیے اور یہ کتاب سؤالات الحاکم کے نام سے مطبوع ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ جرح

۱ تاریخ بغداد: ج ۱۲ ص ۳۷
۲ تاریخ بغداد: ج ۱۲ ص ۴۰
۳ السیر: ج ۱۱ ص ۴۳

وتعدیل کے کس قدر بلند مقام پر فائز تھے۔

اسی طرح امام ابو عبد الرحمٰن سُلمی نے اپنے شیخ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے سوالات کیے وہ بھی مطبوع ہیں، اسی طرح برقانی کے سوالات بھی مطبوع ہیں۔ سؤالات حمزة السهمي بھی عام متداول ہیں۔ ان کتب سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام دار قطنی مرجع خلائق تھے اور ان کے جوابات کو بہت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔[1]

اہم تصانیف اور ان کا اُسلوب

آپ نے ساری زندگی علوم حدیث پر کتب تصنیف فرمائیں، ان کی تعداد ۵۳ بنتی ہے۔ ان میں سے بعض مطبوع ہیں اور بعض مخطوط۔ ان کی ضروری تفصیل پیش خدمت ہے:

١. أحاديث الصفات	٢. أحاديث النزول
٣. رؤية الله	٤. الالزامات
٥. التتبع	٦. الافراد
٧. سؤالات البرقاني للدارقطني	٨. سؤالات الحاكم للدارقطني
٩. سؤالات السُّلمي للدارقطني	١٠. السنن للدارقطني
١١. الضعفاء والمتروكون	١٢. العلل الواردة في الأحاديث النبوية
١٣. غرائب مالك	١٤. المؤتلف والمختلف في أسماء الرجال

[1] جس طرح پہلے محدثین کے شاگرد اپنے شیوخ کو بہت ہی اہمیت دیتے اور ان سے جو سوالات کرتے ان کو کتابی صورت میں جمع کرتے، بالکل اسی طرح ہمارے زمانے میں امام العصر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے بھی شیخ محترم کا بہت احترام کیا اور ان سے جو سوالات کیے ان کو کتابی شکل میں محفوظ کیا، الحمدللہ۔ راقم کے ناقص مطالعہ کے مطابق ابو اسحٰق الحوینی، علی حسن الحلبی، ابن ابی العینین حفظہ کے سوالات مطبوع ہیں اور عقیدے و منہج میں تو کئی جلدوں پر مشتمل شیخ البانی کی کتب شائع ہو چکی ہیں، ان میں بھی بے شمار سوالات کے جوابات محفوظ ہیں لیکن افسوس کہ برصغیر میں اساتذہ کے جوابات کو کتابی شکل میں جمع نہیں کیا جاتا، شاید یہاں علم کے قدر دان کم ہیں۔ راقم نے اپنے تمام شیوخ سے اب تک جو کچھ سوال کیے وہ سؤالات ابن بشير الحسينوي لشيوخنا الكرام کے نام سے تحریری طور پر محفوظ ہیں اور مزید اضافہ جاری ہے۔ يسّر الله لنا طبعه

۱۔ سنن الدار قطنی

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ مشہورِ زمانہ کتاب ہے اس میں احادیث کی تعداد ۴۸۳۵ ہے۔ صحیح احادیث بھی ہیں اور ضعیف بھی۔ اس کتاب میں امام صاحب نے درج ذیل منہج اپنایا ہے:

① فقہی ترتیب: اس کتاب میں تمام احادیث فقہی ترتیب کے مطابق لکھی گئی ہیں، مثلاً: پہلے کتاب الطہارۃ، پھر کتاب الصلاۃ... الخ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو فقہ میں خوب مہارت تھی بلکہ فقہ کی جزئیات تک نظر تھی، اس لئے تو احکام کے متعلق احادیث کو سنن دار قطنی میں جمع کیا ہے اور جن ضعیف اور موضوع روایات سے بعض فقہا استدلال کرتے تھے، ان کے ضعف کو واضح کیا ہے۔

② جو حدیث جتنے شیوخ سے سنی ہوئی ہے، ان تمام کا نام لیتے ہیں اور سند کی تبدیلی کے وقت ح لکھتے ہیں۔ مثلاً حدیث نمبر ا کو چار شیوخ اور حدیث ۲ کو چھ شیوخ سے بیان کرتے ہیں۔

③ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی اُستاد اپنے کئی شیوخ سے حدیث بیان کرے تو امام دار قطنی ان تمام کے نام لکھتے ہیں مثلاً دیکھیں: حدیث نمبر ۱۱

④ امام دار قطنی غریب الحدیث کا بھی اہتمام کرتے ہیں مثلاً قُلّتین کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابن عرفۃ نے کہا کہ میں نے ہشیم سے سنا کہ قلتین سے مراد الجرتین الکبار ہے۔

⑤ امام دار قطنی کی یہ کتاب اصل میں علل کی کتاب ہے۔ ہر حدیث کی زیادہ سے زیادہ سندیں بیان کرتے ہیں پھر ان میں اختلاف نقل کرتے ہیں اور بعض دفعہ راجح بھی لکھتے ہیں، مثلاً: حدیث نمبر ۲۰ میں لکھتے ہیں: والمحفوظ عن ابن عیاش

⑥ اگر کسی روایت کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہو تو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اس اختلاف کو بیان کر کے راجح کی تعیین کرتے ہیں، مثلاً دیکھیں: حدیث نمبر ۲۹،۷۷

⑦ اگر کوئی کثیر الخطا راوی حدیث بیان کرنے میں غلطی کرے تو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اس غلطی کو بیان کرتے ہیں، مثلاً دیکھیے: حدیث نمبر ۳۸

⑧ امام دار قطنی جرح و تعدیل کے امام تھے، یہی وجہ ہے کہ وہ ہر ہر باب میں جو ضعیف روایات ہوں، ان کی نشان دہی ضرور کرتے ہیں اور ضعیف روایت کی علت بیان کرتے ہیں، مثلاً:

حدیث نمبر ۷۴ میں لکھتے ہیں: رشدين بن سعد ليس بالقوي

حدیث نمبر ۷۰ میں لکھتے ہیں: ابن أبي ثابت ليس بالقوي

حدیث نمبر ۷۵ میں لکھتے ہیں: أبان بن عياش متروك

حدیث نمبر ۸۴ میں لکھتے ہیں: سعيد بن أبي سعيد ضعيف

حدیث نمبر ۸۶ پر تبصرہ کرتے ہیں: غريب جدًا خالد بن إسمٰعيل متروك

اگر کوئی روایت مرسل ہو تو اس کی وضاحت کر دیتے ہیں، مثلاً: دیکھیے حدیث نمبر ۴۹

⑨ امام دار قطنی رحمہ اللہ اپنی اس کتاب میں مرفوع کے علاوہ صحابہ (حدیث نمبر ۶۶) اور تابعین کے اقوال بھی باسند لائے ہیں، مثلاً دیکھیے: حدیث نمبر ۵۳

⑩ بعض احادیث کے صحیح ہونے کا حکم لگاتے ہیں، مثلاً: حدیث نمبر ۷۸ پر لکھتے ہیں: إسناده حسن۔ حدیث نمبر ۸۵ پر لکھتے ہیں: هذا إسناد صحيح۔ نیز دیکھیں حدیث ۹۶۔
بعض دفعہ کئی احادیث پر اکٹھا ہی حکم لگا دیتے ہیں، مثلاً: حدیث نمبر ۱۰۱ سے ۱۰۳ تک کی احادیث کو ان الفاظ میں حکم لگاتے ہیں: هذه أسانيد صحاح.

⑪ امام دار قطنی رحمہ اللہ اپنی خاص سند کا لحاظ کرتے ہوئے الگ الگ سند پر حکم لگاتے ہیں۔ اس لیے سنن دار قطنی کے مطالعہ کے دوران کئی ایک متون صحیح بخاری سے ملتے جلتے نظر آئیں گے لیکن ان کی سند جو امام دار قطنی رحمہ اللہ کو ملی، اس میں ضعیف یا متروک راوی ہو تو اس کی وضاحت کر دیتے ہیں، حالانکہ اس متن کے کئی اور طرق بھی ہوتے ہیں۔ امام دار قطنی ان کا لحاظ کرتے ہوئے متن حدیث کو صحیح یا حسن قرار نہیں دیتے بلکہ اپنی خاص سند کا لحاظ کرتے ہوئے حکم لگاتے ہیں۔ یہی تحقیق سنن دار قطنی کے محقق شیخ مجدی بن منصور حفظہ اللہ نے پیش کی ہے۔[1]

۲۔ رؤية الله یا کتاب الرؤية

① امام دار قطنی عقیدے کے اہم مسئلے کہ "قیامت کو مؤمن اللہ کا دیدار کریں گے" کے

1 مقدمہ تحقیق سنن الدارمی ج ۱ ص ۴

موضوع پر اپنی اس کتاب میں ۲۸۷ مرفوع باسند احادیث لائے ہیں جن میں اس مسئلے کا اثبات کیا گیا ہے۔ علم حدیث کی اصطلاح میں اس کو 'جزء فی رؤیۃ اللہ' کا نام دینا چاہیے۔

② بعض احادیث پر صحت وضعف کے اعتبار سے حکم بھی لگائے ہیں، مثلاً: پہلی حدیث کے آخر میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح أخرجه البخاري في صحيحه

③ بعض احادیث کے آخر میں اسناد کا اختلاف نقل کرتے ہیں، مثلاً: دس نمبر حدیث کے آخر میں سند کا اختلاف نقل کیا ہے۔

④ في كتابه کی وضاحت۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں اس روایت کی فی کتابہ کہہ کر وضاحت کرتے ہیں جو شیخ نے اپنی کتاب سے بیان کی ہو گی، مثلاً: دیکھیں حدیث نمبر ۴۸

⑤ سند کے شروع میں اپنے شیخ کا نام تفصیل سے لکھتے اور بعض راویوں پر جرح وتعدیل کے لحاظ سے حکم لگاتے ہیں، مثلاً: حدثنا أبوبكر أحمد بن محمد بن إسماعيل الآدمي المقرئ الشيخ الصالح۔ حدیث نمبر:۴۹

⑥ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ مسانید کے طرز پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام سے روایت بیان کرتے ہیں، پھر اس کی مختلف سندوں کو بیان کرتے اور ہر ہر سند کے ساتھ اس کا متن بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

⑦ بعض وہ احادیث جن کو ایک شیخ کے کئی شاگرد بیان کرتے ہیں، ان تمام کے نام لکھتے ہیں اور اگر کوئی راوی اضافہ یا کمی کرتا ہے تو وضاحت کرتے ہیں، مثلاً دیکھیں حدیث نمبر ۷۶

۳۔ کتاب العلل

اس کتاب میں امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف احادیث کے متعلق سوالات کیے گئے اور آپ نے ان کے جواب دیے۔ یہ کتاب سولہ جلدوں میں مطبوع ہے اور علل حدیث پر مشتمل یہ کتاب ایک عظیم شاہکار ہے اور یہ ساری کتاب امام رحمۃ اللہ علیہ نے زبانی لکھوائی ہے۔ والحمد للہ

اس کتاب کی کوئی فقہی ترتیب نہیں، انھی کی مثل شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی الصحیحہ اور الضعیفہ ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اور ضعیف احادیث الگ الگ درج کی ہیں اور یہ دونوں کتب خود لکھی ہیں اور امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی علل میں صحیح اور ضعیف دونوں طرح کی ملی جلی

احادیث ہیں اور یہ کتاب انھوں نے زبانی لکھوائی ہے۔

یہ کتاب اپنے فن میں نادر اور عمدہ ہے، اس کی مثل کوئی کتاب نہیں۔ متقدمین نے جو علل پر کتب تالیف فرمائیں ان میں سے علل لابن المدینی، علل و معرفۃ الرجال لاحمد بن حنبل، المسند المعلل لیعقوب بن شیبہ، العلل الکبیر للترمذی، المسند المعلل للبزار، العلل لابن ابی حاتم معروف ہیں۔ جب ہم تقابلی مطالعہ کی حیثیت سے ان کتب کا علل الدار قطنی کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں تو دار قطنی کی علل ہر لحاظ سے فائق نظر آتی ہے۔ اس بات کا اعتراف حافظ ابن کثیر نے کیا ہے۔[1]

اس کتاب میں احادیث کی ترتیب مسانید کے انداز پر ہے، مثلاً پہلے خلفاے راشدین کی روایات پر بحث پھر دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احادیث پر۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ ایک معجزہ تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے خدمتِ حدیث کے لیے پیدا کیا تھا کہ کس طرح زبانی طرق، متون، اور جرح و تعدیل پر بحث کرتے ہیں۔ آج بھی جو انسان اپنے آپ کو خدمتِ حدیث کے لیے وقف کرلے اللہ تعالیٰ اس کو بہت کچھ عطا فرما دیتا ہے۔

۴۔ جزء ابی طاہر

اس جزء میں ۱۶۲/ احادیث ہیں جن کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طاہر کی سند سے روایت کیا ہے۔ مختلف موضوعات کے متعلق احادیث ہیں۔

۵۔ الالزامات

اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں ہونی چاہیے تھیں کیونکہ انھی کی مثل احادیث بخاری یا مسلم میں ہیں تو یہ کیوں نہیں۔ اس کتاب کی وجہ تسمیہ خود امام رحمۃ اللہ علیہ یہی لکھتے ہیں۔[2]

یہ گویا ایک طرح کے الزامات ہیں کہ امام بخاری یا امام مسلم فلاں روایت اپنی اپنی صحیح میں کیوں نہیں لائے، حالانکہ وہ احادیث بھی ان کی بخاری یا مسلم کی مثل تھیں۔

---

۱ اختصار علوم الحدیث: ص ۶۵، ۶۴

۲ الالزامات والتتبع: ص ۶۴

٦۔ التتبع

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ان روایات کو مورد الزام ٹھہرایا ہے جو صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہیں۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق ان میں کوئی نہ کوئی علت ہے۔

نوٹ: امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ دو الگ الگ رسالے ہیں۔ الالزامات الگ ہے اور التتبّع الگ لیکن چونکہ ان دونوں کا تعلق صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ہے، اس لیے محدثین نے ان دونوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ بخاری و مسلم یا صحیح بخاری یا صحیح مسلم کی ۲۱۸ روایات کو معلول قرار دیا ہے۔ یاد رہے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے ان اعتراضات کے جوابات محدثین نے دے دیے ہیں، مثلاً حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدی الساری میں اور شیخ مقبل نے الالزامات والتتبع کے حاشیے میں ... جزاہما اللہ خیراً، اور راقم نے اپنی کتاب شرح صحیح مسلم میں بھی بعض مقامات پر اعتراضات کے جوابات دیے ہیں۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے ان اعتراضات میں کوئی وزن نہیں اور ان میں بھی حق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے۔ یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام مسند احادیث صحیح ہیں اور اسی پر امت کا اتفاق ہے۔

۷۔ غرائب مالک

اس کتاب میں امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ان روایات کو جمع کیا ہے جو منفرد اور غرائب سے ہیں اور ان روایات پر جرح وتعدیل کے لحاظ سے بحث کی ہے۔

۸۔ فضائل الصحابہ

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایک اچھوتے انداز میں لکھی ہوئی کتاب ہے جس پر امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کو سبقت حاصل ہے۔ اس میں امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد سے ثابت کی ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کی زبردست تردید ہے جو صراطِ مستقیم سے دور ہیں۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبانی تعریف پر امام دار قطنی ۲۱۰/ احادیث و آثار لائے ہیں۔ جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں اور ان کے اہل وعیال کی زبانی، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف کے متعلق امام دار قطنی ۶۰/ احادیث وآثار لائے ہیں

بس یہ کتاب اسی پر مکمل ہو جاتی ہے۔ اس میں کل ۸۰ احادیث و آثار بیان کی گئی ہیں۔

۹۔ کتاب الصفات

اس کتاب میں امام دار قطنی رحمہ اللہ علیہ نے ان احادیث کو جمع کیا ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ ہے۔ ہر ہر صفت کو باسند مرفوع احادیث سے ثابت کیا ہے۔ والحمد للہ

۱۰۔ النزول

اس کتاب میں امام دار قطنی رحمہ اللہ علیہ نے ۷۸ احادیث سے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف رات کے آخری تہائی حصے میں اترتے ہیں۔ محدثین کی زندگیاں اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف تھیں اور انھوں نے کس قدر محنت سے اللہ تعالیٰ کی صفات پر الگ الگ کتب تالیف فرمائیں۔ فجزاهم الله خيرًا

اس کتاب میں مسانید کے انداز سے احادیث جمع کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی احادیث لائے ہیں پھر سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی، پھر دیگر صحابہ کرام کی۔

۱۱۔ سوالات البرقانی، ۱۲۔ سوالات الحاکم اور ۱۳۔ سوالات السلمی

ان تینوں کتابوں میں امام برقانی، امام حاکم اور امام سُلمی رحمہم اللہ علیہم نے جو جو اپنے استاد امام دار قطنی رحمہ اللہ علیہ سے سوالات کیے، ان کو جمع کر دیا ہے۔ اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

۱۴۔ المؤتلف والمختلف فی اسماء الرجال

اس کتاب میں ان رواۃ کے نام یا القاب یا انساب شامل کیے گئے ہیں جو صورت خطی میں ایک جیسے اور تلفظ کے لحاظ سے مختلف ہوں مثلاً مِسوَر اور مُسَوِّر۔

نوٹ: اُستاد محترم شیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے امام دار قطنی رحمہ اللہ علیہ پر ایک کتاب تالیف کی ہے، افسوس کہ اس مضمون کو لکھتے وقت میرے سامنے وہ کتاب نہیں تھی۔ آئندہ شمارے میں امام بیہقی رحمہ اللہ علیہ کے حالات اور ان کی کتبِ حدیث کا منہج پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!